



## سوال

(492) درآمدشده گوشت کا حکم!

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس گوشت کے بارے میں کیا حکم ہے جو منجمد حالت میں باہر سے منگوایا جاتا ہے خصوصاً فروزن چکن کے بارے میں کیا حکم ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

وہ گوشت جو اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ کے پاس سے آئے اس کے بارے میں اصل یہ ہے کہ وہ حلال ہے اسی طرح جو گوشت اسلامی ملکوں سے منگوایا جائے اس کے بارے میں بھی اصل یہی ہے کہ وہ حلال ہے خواہ ہمیں یہ معلوم نہ ہو کہ انہوں نے جانور کو کس طرح ذبح کیا تھا اور اس پر اللہ کا نام بھی لیا تھا یا نہیں کیونکہ اصول یہ ہے کہ جو فعل اپنے اہل سے واقع (صادر) ہو صحیح ہوتا ہے الا یہ کہ واضح ہو جائے کہ وہ صحیح سلامت نہیں ہے۔

اس اصل کی دلیل وہ روایت ہے جو صحیح بخاری میں حضرت عائشہ سے مروی ہے:

«ان قنایا توتبا بالعلم، لا تری: اذکر ان اللہ علیہ ام لا؛ فقال: «سواء علیہ انتم و لکونہ»۔ (صحیح بخاری)

○ دیکھئے: جامع الترمذی الجناز باب ما جاء فی الطعام یصنع لایل المیت حدیث ۸۹۹ و سنن ابی داؤد الجناز باب صنعۃ الطعام لایل المیت حدیث ۲۳۱۳

’کچھ لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں یہ عرض کیا کہ کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں مگر ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم خود اللہ کا نام لے لو اور اسے کھا لو۔‘

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ”(یہ سوال ان لوگوں کے بارے میں تھا) جو کفر کونے نے چھوڑ کر آئے تھے۔“

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ جب کوئی فعل اس کے اہل کی طرف سے واقع ہو تو پھر ہمارے لیے یہ لازم نہیں ہے کہ ہم یہ سوال کریں کہ کیا اسے صحیح طریقے سے سرانجام دیا گیا ہے یا نہیں؟

اس اصل کی بنیاد پر جو گوشت ہمارے پاس اہل کتاب کے پاس سے آئے وہ حلال ہے اور اس کے بارے میں سوال یا کرید کرنا لازم نہیں ہے لیکن اگر یہ واضح ہو جائے کہ یہ غیر



صحیح طریقے سے ذبح کیا ہوا ہے تو پھر ہم اسے نہیں کھائیں گے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے :

« مَا أَثَرُ الذَّمِّ ، وَذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَهُوَ ، لَيْسَ اسْمٌ وَالْفُطْرُ ، وَسَأْتِدُ نَحْمَ عَنْ ذِكْرٍ : تَأْتِي اسْمٌ فَتُحْمُ ، وَتَأْتِي اسْمٌ فَتُحْمُ ، وَتَأْتِي اسْمٌ فَتُحْمُ . (صحیح بخاری)

”جو چیز بھی خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو کھالو بشرطیکہ اسے دانت یا ناخن کے ساتھ ذبح نہ کیا گیا ہو کیونکہ دانت ہڈی ہے اور ناخن جھیشوں کی بھری ہے۔“

انسان کو چاہیے کہ دین میں غلو سے کام نہ لے اور ایسی چیزوں کے بارے میں کرید نہ کرے جن کے بارے میں کرید کرنا لازم نہیں ہے لیکن اگر خرابی یقینی اور واضح ہو تو پھر اس سے اجتناب کرنا ضروری ہے اور اگر شک و تردد ہو کہ معلوم نہیں اسے صحیح طریقے سے ذبح کیا گیا ہے یا نہیں تو اس صورت میں ہمارے سامنے دو اصول ہیں۔ اصل اول کہ یہ صحیح سلامت ہے اور اصل دوم : یہ کہ پرہیزگاری کا ثبوت دیتے ہوئے اسے نہ کھایا جائے تو پھر بھی کوئی حرج نہیں اور اگر کھالے تو پھر بھی کوئی حرج نہیں۔

گویا اس مسئلہ کی تین حالتیں ہیں (۱) ہمیں معلوم ہو کہ جانور کو صحیح طریقے سے ذبح کیا گیا ہے (۲) ہمیں معلوم ہو کہ جانور کو صحیح طریقے سے ذبح نہیں کیا گیا تو ان دو حالتوں کا حکم تو ہمیں معلوم ہے (۳) یہ کہ ہمیں شک ہو اور یہ معلوم نہ ہو کہ جانور کو صحیح طریقے سے ذبح کیا گیا ہے یا نہیں؟ تو اس حالت میں حکم یہ ہے کہ ذبیحہ حلال ہے اور ہمارے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ ہم یہ تحقیق کریں کہ اسے کس طرح ذبح کیا گیا ہے؟ اور کیا اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں بلکہ سنت سے بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ افضل یہ ہے کہ اس کے بارے میں سوال اور تحقیق نہ کی جائے کیونکہ نبی اکرم ﷺ سے جب لوگوں نے یہ عرض کیا کہ ہمیں یہ معلوم نہیں کہ اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں؟ تو آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ ان سے بوجھ لو کہ انہوں نے اللہ کا نام لیا ہے یا نہیں بلکہ یہ فرمایا :

« سوا علیہ وَاَتَمُّ وَكُوهُ » (صحیح بخاری)

”تم اللہ کا نام لے لو اور کھالو۔“

اور یہ نام لینے کا جو نبی ﷺ نے حکم دیا ظاہر ہے کہ اس سے مراد بوقت ذبح بسم اللہ پڑھنا نہیں ہے کیونکہ ذبح کا عمل تو اس سے پہلے سرانجام پا چکا ہے لہذا اس سے مراد سے کھالتے وقت بسم اللہ پڑھنا ہے کیونکہ حکم شریعت یہ ہے کہ کھالتے وقت بسم اللہ پڑھی جائے بلکہ راجح قول کے مطابق کھالتے وقت بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اس کا حکم دیا ہے اور پھر اس لیے بھی کہ اگر انسان بسم اللہ نہ پڑھے تو اس کے کھانے پینے میں شیطان شریک ہو جاتا ہے۔

حدیث ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ اسلامیہ

ج 3 ص 453

محدث فتویٰ